سوال

(366) جو عورت طواف افاضہ اور وداع کیے بغیر اپنے وطن لوٹ گئی اس کے حج کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ سال میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے گئی اور میں نے طواف افاضہ اور وداع کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کیے کیونکہ ایک شرعی عذر نے مجھے ان کی ادائیگی سے روکا، پس میں اس نیت کے ساتھ کہ میں کسی دن دوبارہ آکر طواف کرلوں گی، اپنے شہر مدینہ منورہ لوٹ گئی، چونکہ میں دینی امور سے ناواقف تھی اس لیے میں ہر چیز سے طلاق ہوگئی اور میں نے ہر وہ کام کرلیا جو دوران احرام حرام ہوتا ہے۔ میں نے واپس جا کر طواف کرنے کے متعلق سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ تیرے لیے طواف کرنا جائز نہیں کیونکہ تو نے اپنا حج فاسد کرلیا ہے اور تجھ پر اس کا اعادہ لازم ہے، یعنی آئندہ سال گائے یا اونٹ کی قربانی دیتے ہوئے دوبارہ حج کرنا لازمی ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ کیا اس کا کوئی اور حل ہے؟ اور کیا میرا حج فاسد ہوگیا ہے؟ اور کیا مجھ پر حج کو لوٹانا لازمی ہے؟ مجھے بتایا جائے کہ مجھ پر کیا کرنا واجب ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بھی ان بیماریوں میں سے ہے جو بغیر علم کے فتویٰ دینے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس حالت میں آپ پر لازم یہ ہے کہ آپ مکہ جائیں اور صرف طواف افاضہ کرلیں۔ رہا طواف وداع تو وہ آپ پر مکہ سے نکلتے وقت حیض کی حالت میں ہونے کی وجہ سے لازم نہیں ہے۔ کیونکہ حائضہ پر طواف وداع لازم نہیں ہے، دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ہے:

"أُمِرَ النَّاسُ أَن يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِم بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ، عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ "[1]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ (طواف وداع کرتے ہوئے) گزرنا چاہیے، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ سے اس کی تخفیف کردی۔"

اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے:

"أَن يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِم بِالْبَيْتِ الطواف "[2]

"ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ طواف (کرتے ہوئے صرف) ہو۔"

نیز اس لیے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طواف افاضہ کرچکی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فَلتَنفِرْ إِذًا"[3]"تب وہ (بغیر طواف وداع کیے ہوئے) روانہ ہوجائے۔"

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حائضہ سے طواف وداع ساقط ہے۔رہا طواف افاضہ تو وہ آپ کو لازمی طور پر کرنا ہی پڑے گا۔اور جب تو لاعلمی کی وجہ سے ہر چیز سے حلال ہوگئی تو یہ بھی آپ کے حق میں نقصان دہ نہیں ہے،اس لیے کہ جو بھی احرام کے دوران ممنوع کاموں میں سے کسی کام کا لاعلمی کی بنیاد پر ارتکاب کرلیتا ہے،اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوتا،کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

رَبَّنا لا تُؤاخِذنا إِن نَسينا أَو أَخطَأنا ... سورة البقرة ٢٨٦

"اے ہمارے رب!ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔"

بندے کی طرف سے اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"میں نے ایسے ہی کیا۔"

یعنی میں نسیان و غلطی سے کیے ہوئے کام پر نہیں پکڑوں گا۔نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَيسَ عَلَيكُم جُناحٌ فيما أَخطَأتُم بِهِ وَلـٰكِن ما تَعَمَّدَت قُلوبُكُم ... سورة الأحزاب ٥

"اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس میں تم نے خطا کی اور لیکن جو تمہارے دلوں نے ارادے سے کیا۔"

پس وہ تمام ممنوعہ کام جن کو کرنے سے اللہ نے محرم کو منع کیا ہے،جب وہ لاعلمی میں بھول کر یا مجبوراً ان کا ارتکاب کرے گا تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا،لیکن جب اس کا عذر ختم ہوجائے تو اس پر عمل سے باز آنا واجب ہوگا۔(فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔صحیح البخاری رقم الحدیث(1668) صحیح مسلم رقم الحدیث(1328)

[2]۔صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث(2002)

[3]۔صحیح البخاری رقم الحدیث(4140)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 318

محدث فتویٰ